



## سوال

(103) میں اپنی مسجد کے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہری نماز اور تراویح میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے فوراً بعد ہمارا امام قرأت شروع کر دیتا ہے اور میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ اتنا سکتے نہیں کرتا کہ سورہ فاتحہ کو پڑھا جاسکے اور حدیث میں ہے کہ (لا صلوة لمن لم یقر ابفاتحہ الكتاب) جب کہ ایک دوسری حدیث "قرائة الامام قرأة لمن خلفه" تو ان دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کی قرأت کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن نبی ﷺ کے ارشاد گرامی:

(( لا صلوة لمن لم یقر ابفاتحہ الكتاب )) (متفق علیہ)

"اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔"

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کے لئے بھی سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا "جی ہاں" تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(( لا تفتلوا الا بفاتحہ الكتاب فانہ لا صلوة لمن لم یقر ابھا ))

(مسند احمد، سنن ابی داؤد و صحیح ابن حبان باسناد حسن)

"سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔" (ابوداؤد و دیلمی و ترمذی و ابن ماجہ و مسند احمد)

اگر امام جہری نماز میں سکتے نہ بھی کرے تو پھر بھی مقتدی کو ہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے، جب امام قرأت کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہو جائے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہو جائے۔ اگر مقتدی بھول جائے یا وہ جاہل ہو اور اسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہو تو اس سے فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہو جائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے جو امام کے ساتھ آکر رکوع کی حالت میں ملے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہو جائے گی، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "وہ جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ رکوع فرما رہے تھے تو انہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع



شروع کر دیا اور پھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ اس طرح نہ کرنا۔" لیکن آپ نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (صحیح بخاری / فتاویٰ اسلامیہ میں سماحہ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ تعالیٰ کے اس فتویٰ کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ من کان له امام فقرأه الامام له قراءه جس کا امام ہو تو اس کی قرأت ہوگی، ضعیف اور ناقابل استدلال ہے، اگر یہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا / واللہ ولی التوفیق، ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ اسلامیہ، ج ۱ ص ۲۶۰، جمع و ترتیب محمد بن عبدالعزیز المسند، دارالوطنی الرياض ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۳ء / مترجم)

## فتاویٰ ابن باز